فرمان بانی امام دین رضا

میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے

(وصایا شریف جدید 20)

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ

مرتب

رانا ابو معاویہ



آج ایک ویڈیو کلپ دیکھنے کا اتفاق ہوا جس میں ایک دین رضا سے تعلق رکھنے والے علامہ عبدالحمید چشتی صاحب بڑی ڈھٹائی سے اپنے اکابرین کی روش کو برقرار رکھتے ہوئے حکیم الامت مجددالملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب نوراللہ مرقدہ پر بہتان تراشی کر کے اپنے علم کی روشنی سے جہلا کے دلوں پر انوار و تجلیات کی بارش برسا رہا تھا
اور تو اور حضرت تھانوی رحمۃاللہ علیہ تو کیا چیز ہیں ان کے ہاں وہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حجر اسود کو چومنا اور اس سنت پر عمل پیرا مسلمانوں کا اس سنت پر عامل ہونے کا بھی مذاق اڑا رہا ہے۔
استغفر اللہ العظیم
جب اس مسئلہ میں مزید کچھ تحقیق کی تو مزید حیران و پریشان ہو گیا اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کیلئے سگان رضا کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں

اور ضرورت پڑنے پر اعلی حضرت کی تحقیق بھی قابل اعتماد نہیں ضرورت ہے تو غیر مسلموں سے بھی استدلال دین بن جاتا ہے

اب تو سگان رضا نے بانی دین رضا کی عبارات کو بھی غائب کر کے انکو مسلمان کرنا شروع کر دیا ہے ایسی ہی ایک مثال ہم اس مسئلہ میں بھی پیش کریں گے

کہ بریلوی حضرات کو کیسے چونا لگایا جارہا ہے اور یہ نام نہاد اہل علم حضرات تحقیق کے نام پر کیسے منگھڑت قصہ کہانیاں دین بنا کر عوام کو دے رہا ہیں

انگھوٹھے چومنا کیسا ؟



0:00 / 1:59

Description

انگوٹھے چومنا کیسا ہے//علامہ مولانا عبدالحمید چشتی صاحب

https://youtu.be/F9En6T_DHu0?feature=shared

بہتان عظیم

اکابرین کی روش کو برقرار رکھتے ہوئے حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ پر بہتان تراش رہے ہیں کہ انہوں نے فرمایا

علامہ صاحب نے اپنی کتاب بوادر النوادر میں لکھا ہے کہ

جو انگھوٹوں کو چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں اس پر ثواب تو نہیں ہوگا مگر کبھی اندھا نہیں ہوگا

لعنت اللہ علی الکاذبین

جب کہ حضرت نے سارے دلائل جو اس مسئلہ کے متعلق ہیں جمع کر کے اس عمل پر بدعت کا حکم لگایا ہے



[بوادر النوادر صفحہ نمبر 408،
409
چو نتیسواں نادرہ در مسح عنین
بالانامل عند قول المؤذن
اشھد ان محمد رسول اللہ]

ابن شهاب عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال و
ذكره وسلامة فيه لين لم يسمع من جد ابيه عقيل
انما اخذ من كتبه لكن هو عند القضاعي من حديث يحيى
بن ايوب ثنا عقيل وجاء عن سهل بن عبد الله التستري
في تفسيره هم الذين ذهبت قلوبهم وشغلت بالله عز و
جل وعن ابي عثمان قال هو الابله في دنياه الفقيه في
دينه وعن الاوزاعي قال هو الاعمى عن الشر البصير
بالخير اخرجها البيهقي في الشعب. ف. وترى اكثر
اهل الله بهذا الشان واما الانبياء عليهم السلام ومن سار سيرهم من
عباد الله كالانبياء فلهم شان اخر من الكياسة الفراسة
والتيقظ في كل امر الحكمة السياسة التي وكل الله تعالى اليهم

ابن شہاب نے حدیث بیان کی حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اور اس حدیث کو ذکر کیا اور سلامہ میں قدرے ضعف ہے اور انھوں نے اپنے باپ کے
دادا عقیل سے سنا بھی نہیں صرف ان کی کتابوں سے لیا ہے لیکن یہ حدیث قضاعی کے
یہاں یحیی بن ایوب کی روایت سے اس طرح ہے کہ ہم سے عقیل نے یہی حدیث بیان
کی ہے (تو انقطاع بھی جاتا رہا) (آگے ابلہ کی تفسیر ہے) اور سہل بن عبد اللہ
تستری سے اس کی تفسیر میں منقول ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب شیدا اور
حق تعالی کے ساتھ مشغول ہو گئے ہیں۔ اور ابو عثمان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا
وہ وہ ہے جو اپنی دنیا میں بے سمجھ ہو اور اپنے دین میں سمجھدار ہو اور اوزاعی سے منقول
ہے انھوں نے کہا وہ شخص ہے جو شر سے نابینا (یعنی بے خبر) ہو اور خیر کا بینا (یعنی
باخبر) ہو ان سب اقوال کو بیہقی نے شعب میں نقل کیا ہے (مجموعہ اقوال کا حاصل یہ ہے
کہ چونکہ وہ حق تعالی اور دین کے ساتھ زیادہ مشغول ہے اس لئے دنیا کی طرف
اس کی توجہ نہیں اور اس کی باتوں کی خبر نہیں رکھتا) **ف**۔ تم اکثر اہل اللہ کو اس شان کا دیکھو گے لیکن حضرات انبیاء علیہم السلام اور جو شخص انبیاء کی طرح بندگان
خدا کی سیاست و اصلاح کرتا ہے ان کی دوسری شان ہے یعنی زیرکی اور فراست اور ہر امر میں بیداری تاکہ حکمت سیاست مرتب ہو جو خدا نے ان کے سپرد کی ہے

چونتیسواں نادرہ ۳۴ در مسح عینین بالانامل عند قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ

الحديث. مسح العينين بباطن انملتي السبابتين
بعد تقبيلهما عند سماع قول المؤذن اشهد ان محمدا
رسول الله مع قوله اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت
بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا
قلت اورد صاحب المقاصد في الباب عدة اقسام
من الروايات المرفوع من حديث ابي بكر الصديق رض عند الديلمي
ثم قال لا يصح وقال ايضا ولا يصح في المرفوع من كل
هذا شيء والمنقول عن الخضر عليه السلام عن كتاب
موجبات الرحمة وعزائم المغفرة لابي العباس احمد بن

حدیث۔ جب مؤذن اذان میں اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے اس کو سنکر زبان
سے یہ کہے اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام
دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا۔ اور شہادت کی دو انگلیوں کے پوروں
کے اندرونی حصہ کو چوم کر دونوں آنکھوں پر پھیرے میں (اس کے متعلق)
کہتا ہوں کہ صاحب مقاصد اس باب میں کئی قسم کی روایات لائے ہیں ایک
مرفوع دیلمی سے وہ ابوبکر صدیق کی حدیث ہے اس کو ذکر کر کے کہا ہے کہ صحیح
نہیں اور (علی الاطلاق) یہ بھی کہا ہے کہ مرفوع کے باب میں ان روایات کے
متعلق کوئی روایت بھی صحیح نہیں دوسری قسم جو خضر علیہ السلام سے
منقول ہے ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یمانی صوفی کی کتاب موجبات الرحمۃ

ابی بکر الرداد الیمانی المتصوف بسند فیہ مجاہیل مع انقطاع (فلم یصح) والموقوف علی الحسن عن الفقیہ محمد بن سعید الخولانی بسندہ والمنقول عن المشائخ محمد بن البابا او المجد احد القدماء من المصریین و بعض شیوخ العراق او العجم ابن صالح و محمد بن ابی نصر البخاری اقوالھم وورد فی فضلہ فی الاول فقد حلت علیہ شفاعتی وفی سائرھا حفظ العین عن الرمد والعمی ودفع الالم عنہا ھذا ملخص ما فی المقاصد اما حکم ھذا العمل فظاھر وھو انہ ان فعل باعتقاد الثواب الذی لم یثبت دلیلہ کان بدعۃ وزیادۃ فی الدین واکثر من یفعل فی زماننا اعتقادھم کذلک فلا شک فی کونہ بدعۃ وان فعل بنیۃ الصحۃ البدنیۃ فھو نوع من الطب فیجوز فی نفسہ لکن لو افضی الی ایہام القربۃ کما ھو المظنون من العوام فی ھذا الزمان یمنع منہ مطلقاً۔

وغیرہ ائمہ المغفرۃ سے ایسی سند سے جس میں بہت سے مجہول راوی ہیں اور اسی کیساتھ انقطاع بھی ہے (پس یہ بھی صحیح نہ ہوئی) تیسری قسم جو حضرت حسن پر موقوف ہے فقیہ محمد بن سعید خولانی سے ان کی سند کیساتھ چوتھی قسم جو مشائخ سے خود ان کے اقوال منقول ہیں جیسے محمد بن بابا اور مجد جو ایک قدیم مصری ہیں اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے اور ابن صالح اور محمد بن ابی نصر بخاری (یہ چار قسمیں ہوئیں ان میں سے) قسم اول (یعنی مرفوع میں) تو اس عمل کی فضیلت میں یہ وارد ہوا ہے کہ میری شفاعت اس کیلئے ثابت ہو گی۔ اور باقی روایات میں صرف یہ ہے کہ اس کی آنکھیں آشوب اور کوری سے محفوظ رہیں گی اور اگر درد ہو تو جاتا رہیگا۔ یہ خلاصہ ہے مقاصد کے مضمون کا باقی رہا اسکا حکم سو (قواعد شرعیہ سے) ظاہر ہے وہ یہ کہ اگر یہ عمل باعتقاد ثواب بعد دین کا کام سمجھکر کیا جاوے جس کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوئی تو بدعت اور زیادت فی الدین ہے (کیونکہ غیر دین کو دین سمجھنے کا یہی حکم ہے) اور اس زمانہ میں جو لوگ یہ عمل کرتے ہیں ان میں اکثر کا (عام طور سے) یہی اعتقاد ہے۔ سو اسکے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں اور اگر صحت بدنیہ (یعنی حفاظت چشم) کی نیت سے کیا جاوے وہ ایک قسم کی طبی تدبیر ہے سو وہ فی نفسہ جائز ہے (کیونکہ یہ اعتقاد فاسد نہیں) لیکن اگر یہ سبب ہو جاوے ایہام قربت کا جیسا عوام زمانہ سے یہی احتمال ہے

پینتیسواں نادرہ در معنی حدیث من عشق فعف

الحدیث۔ من عشق فعف وکتم فمات مات شہیدا اوردہ فی المقاصد باسانید متعددۃ تکلم فی بعضہا وقرر بعضہا فقال اخرجہ الخرائطی والدیلمی وغیرھما ولفظ عند بعضہم من عشق فعف فکتم وصبر فمات فہو شہید ولہ طرق عند البیہقی ۔۔۔ن۔ فیہ مسئلتان الاولی ان العشق عن غیر اختیار لا یذم مطلقاً کیف وھو یفضی الی الشہادۃ من غیر صنع

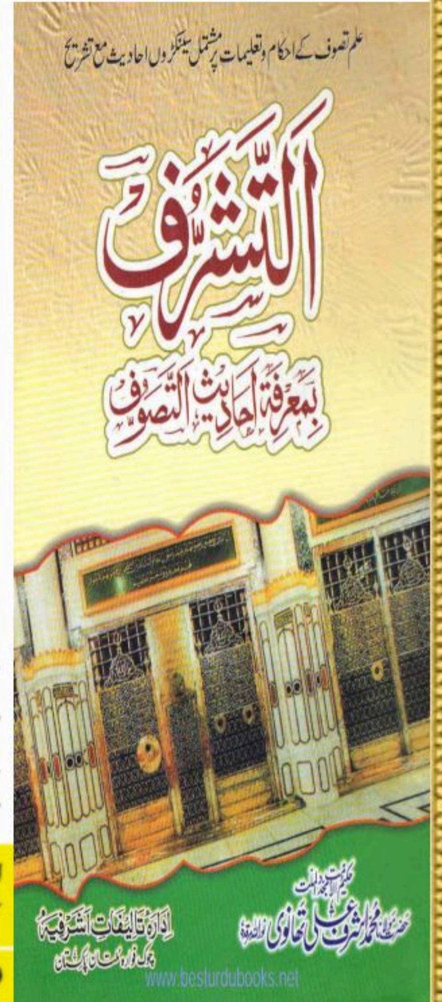
حدیث: جو شخص (کسی پر بلا اختیار) عاشق ہو جاوے پھر عفیف رہے اور پوشیدہ رکھے پھر مر جائے وہ شہید مریگا اس حدیث کو مقاصد میں متعدد سندوں کیساتھ وارد کیا ہے جنمیں سے بعض میں کلام کیا ہے اور بعض کو برقرار رکھا ہے چنانچہ (جنکو برقرار رکھا ہے) انکے متعلق کہا ہے کہ اسکو خرائطی اور دیلمی نے اور انکے علاوہ اوروں نے بھی روایت کیا ہے اور حدیث کے الفاظ ان مذکورین میں بعض کے نزدیک یہ ہیں کہ جو شخص عاشق ہو جاوے پھر عفیف رہے اور پوشیدہ رکھے اور صبر کرے پھر مر جاوے تو وہ شہید ہوتا ہے اور بیہقی کے نزدیک اسکی چند طرق ہیں ف اس

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ کی دوسری کتاب میں بھی یہی مسئلہ ذکر ملاحظہ فرمائیں

[التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف صفحہ، 185184
مسح عنین کی تحقیق]

مسح العینین کی تحقیق

۳۵۳- **حدیث**: جب موذن اذان میں اشهدا ن محمد الرسول اللہ کہے اس کو سن کر زبان سے یہ کہے اشهدان محمد اعبده ورسوله رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ و سلم نبینا اورشہادت کی دوانگلیوں کے پوروں کے اندرونی حصہ کو چوم کر دونوں آنکھوں پر پھیر لے میں (اس کے متعلق) کہتا ہوں کہ صاحب مقاصد اس باب میں کئی قسم کی روایات لائے ہیں ایک مرفوع دیلمی سے وہ ابوبکر صدیق کی حدیث ہے۔ اس کو ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ صحیح نہیں اور (علی الاطلاق) یہ بھی کہا ہے کہ مرفوع کے باب میں ان روایات کے متعلق کوئی روایت بھی صحیح نہیں۔ دوسری قسم جو خضر علیہ السلام سے منقول ہے ابوالعباس احمد بن ابی بکر رداد یمانی صوفی کی کتاب موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ سے ایسی سند سے جس میں بہت سے مجہول راوی ہیں اور اسی کے ساتھ انقطاع بھی ہے (پس یہ بھی صحیح نہ ہوئی) تیسری قسم جو حضرت حسن پر موقوف ہے فقیہ محمد بن سعید خولانی سے ان کی سند کے ساتھ چوتھی قسم جو مشائخ سے خود ان کے اقوال منقول ہیں جیسے محمد بن بابا اور مجد جو ایک قدیم مصری ہیں اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے اور ابن صالح اور محمد بن ابی نصر بخاری (یہ چار قسمیں ہوئیں ان میں سے) قسم اول (یعنی مرفوع میں تو اس عمل کی فضیلت میں یہ وارد ہوا ہے کہ میری شفاعت اس کے لئے ثابت ہوگی اور باقی روایات میں صرف یہ ہے کہ اس کی آنکھیں آشوب اور کوری سے محفوظ رہیں گی اور اگر درد ہو تو جاتا رہے گا۔ یہ خلاصہ ہے مقاصد کے مضمون کا باقی رہا اس کا حکم سو (قواعد شرعیہ سے) ظاہر ہے وہ یہ کہ عمل با عتقاد ثواب (اور دین کا کام سمجھ کر) کیا جائے جس کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوئی تو بدعت اور زیادت فی الدین ہے (ان میں سے کیونکہ غیر دین کو دین سمجھنے کا یہی حکم ہے) اور اس زمانہ میں جو لوگ یہ عمل کرتے ہیں انہیں اکثر کا (عام طور سے) یہی اعتقاد ہے سو اس کے بدعت ہونے میں

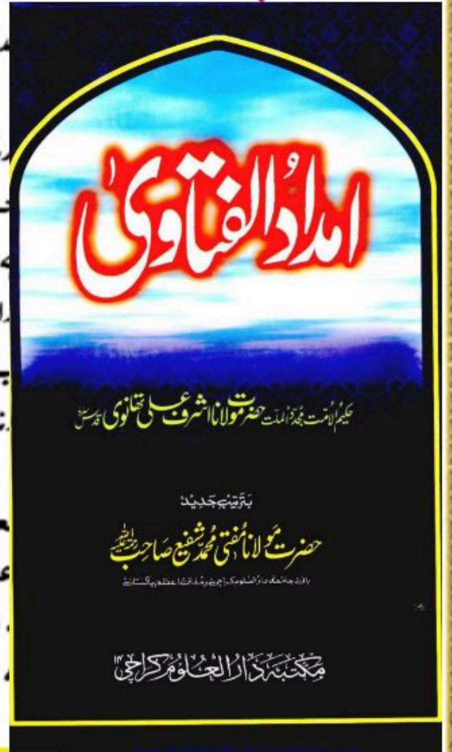


کوئی شک نہیں اور گر صحت بدنیہ (یعنی حفاظت چشم) کی نیت سے کیا جائے۔ وہ ایک قسم کی طبی تدبیر ہے سو وہ فی نفسہ جائز ہے (کیونکہ یہ اعتقاد فاسد نہیں) لیکن اگر یہ سبب ہو جائے ایہام قربت کا جیسا عوام زمانہ سے یہی احتمال غالب ہے تو اس سے مطلقاً (بطور انتظام واجب کے) منع کیا جائے گا۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ کی تیسری کتاب میں بھی اسی مسئلہ کی مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں

[امداد الفتاوی صفحہ5/267

تقبیل ابہامین در اقامت و اذان بر نام مبارک صلی اللہ علیہ وسلم]



امداد الفتاویٰ جلد پنجم ۲۶۷ کتاب البدعات

بہرحال زید کسی طرح مبتدع وخارج اہل سنت وجماعت سے نہیں البتہ عمرو اس تشدید وتکفیر و
ریع وتجاوز عن حدود الشرع کے سبب سخت مبتدع ہے، سواس کی امامت مکروہ ہے۔ یکرہ امامة
ـــدع اور مسلم سنی کو کافر یا بدعتی کہنا معصیت اور اس پر اصرار فسق ہے، اور فاسق کی امامت بھی مکروہ
، فیہ ایضاً وفاسق آہ۔ پس عمرو کی امامت دووجہ سے مکروہ ہے اور دووجہ کراہت کی جمع ہوجانے سے
راہت اشد ہوجاوے گی کمالایخفی اور زید کی امامت بلاشبہ بلا کراہۃ جائز ہے، اور تقریر بالا سے
ب عمرو کی غلطی فاحش ثابت ہوئی اس کا ماجن ہونا بھی معلوم ہوگیا ایسے مفتی کو فتویٰ دینے سے ممانعت
رنا حاکم پر واجب ہے۔

فی الدر المختار بل یمتنع مفت ماجن یعلم الحیلة الباطلة کتعلیم الردة اھ قوله
علیم الردة اھ و کالذی یفتی عن جهل شربنلالیة عن الخانیة ردالمحتار هذا
عندی والعلم الحقیقی عندالله تعالیٰ فقط، کتبه اشرف علی عفی عنه من اجاب
، اجاد واصاب فیما افاد حرره محمد عبدالغفار عفی عنه رب العباد بجاه الرسول
، الامجاد۔

الجواب صحیح ...... شبیر علی عفی عنہ۔ قد اصاب من اجاب۔ محمد صدیق دیوبندی (امداد، ج:۱، ص:۲۳)

تقبیل ابہامین در اقامت واذان بر نام مبارک صلی اللہ علیہ وسلم

سوال (۲۴۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ جس وقت مؤذن اقامت میں اشہد انّ محمدا رسول اللہ بولے تو سننے والا دونوں انگوٹھوں کو چوم کر دونوں آنکھوں پر رکھے یا نہیں، اگر رکھنا ہے تو آیا جائز آیا مستحب آیا واجب آیا فرض ہے، اور جو شخص اس کا مانع ہووے اس کا کیا حکم ہے، اور اگر نہیں رکھنا ہے تو آیا مکروہ تحریمہ آیا حرام ہے؟ اور مرتکب اس فعل کا ہووے اور اس کا جو حکم کرے اس کا کیا حکم ہے، بینوا توجروا، جدید یہ کہ اذان پر قیاس کرکے تحریر نہ فرماویں، بلکہ درصورت جواز یا عدم جواز کسی کتاب معتبر سے عبارت نقل کرکے تحریر فرمادیں ؟

الجواب۔ اوّل تو اذان ہی میں انگوٹھے چومنا کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں، اور جو کچھ بعضے لوگوں نے اس بارہ میں روایت کیا ہے وہ محققین کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ شامی بعد نقل عبارت کے لکھتے ہیں۔ وذکر ذلك الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل هذا شیئی انتهی۔ جلد اول ص: ۲۶۷، مگر اقامت میں کوئی ٹوٹی پھوٹی روایت بھی موجود نہیں، پس اقامت میں انگوٹھے چومنا اذان کے وقت چومنے سے بھی زیادہ بدعت اور بے اصل ہے، اسی واسطے فقہاء نے اس کا بالکل انکار کیا ہے یہ عبارت شامی کی ہے۔ ونقل بعضهم ان القهستانی کتب

علی هامش نسخته ان هذا مختص بالاذان واما فی الاقامة فلم یوجد بعد الاستقصاء التام و التتبع ۱۲ جلد اول، ص: ۲۶۷-۵ رمحرم ۱۳۱۰ھ (امداد ج: ۴،ص: ۵۷)

ایضاً

سوال (۲۴۳) اذان کے وقت محمد رسول اللہ کہنے پر ہاتھ چومنا کیسا ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ آنکھوں میں لگانے سے دُکھتی نہیں؟

الجواب۔ اذان کے وقت جو عادت ہے انگوٹھوں کے چومنے کی یہ فی نفسہ آشوب چشم کا عمل تھا لیکن لوگ اس کو ثواب اور تعظیم اسم مبارک نبوی ﷺ سمجھ کر کرتے ہیں، اس لئے بدعت ہے اور اگر اعتقاد نہ ہو تو دوسرے کو شبہ پڑے گا، اس لئے درست نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔
۴ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ (امداد، ج: ۴،ص: ۸۴)

ایضاً

سوال (۲۴۴) تقبیل الابہامین یعنی بوقت کہنے مؤذن کے اشہد ان محمد ارسول اللہ بنام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ناخن دونوں انگوٹھوں کے چوم کر آنکھوں پر رکھنے بدعت ہیں یا سنت اگر اس کی کوئی اصل ہو تو وہ حدیث یا اثر جس قدر تعداد میں ذہن مبارک میں ہوں بقید نام کتاب حدیث باب وفصل وصفحہ مرقوم فرما کر ممنون ومشکور فرماویں، ایک دفعہ کسی صاحب نے اس کے متعلق دو حدیثیں دو کتابوں سے پیش کی تھیں۔ اگر چہ ضعیف تھیں لیکن کتابیں یاد نہیں رہیں، اللہ جواب سے جلدی سرفرازی عطاء فرماویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ نیز اگر وہ حدیثیں ضعیف ہوں تو ارشاد ہو کہ ان پر عمل کرنے کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

الجواب۔ مقاصد حسنہ سخاوی میں ان روایات کی تحقیق ہے، ان کا مضمون صرف یہ ہے کہ یہ عمل ہے رمد یعنی آشوب چشم کا مگر اب لوگ اس کو دین سمجھ کر کرتے ہیں، تو بدعت ہونا ظاہر ہے اور صحیح نیت پر بھی تشبہ ہے اہل بدعت کے ساتھ اس لئے ترک لازم ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ (تتمۂ خامسہ ص: ۸۳)

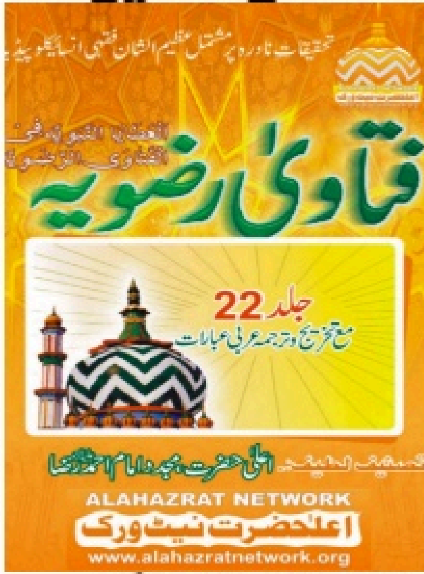
مصافحہ بعد نماز

سوال (۲۴۵) چہ می فرمایند علماء دین در بارہ کثرت مصافحہ بروز جمعہ وبعد نماز عیدین وبعد نماز پنجگانہ بخصوصیت وقت مصافحہ بدعت قبیحہ می شود یا موجب ثواب عظیم؟

الجواب۔ مصافحہ کردن مطلقاً سنت ست بوقتے خاص مخصوص نیست پس تخصیص آں بروز جمعہ وعیدین وبعد نماز پنجگانہ وتراویح بے اصل است ہاں اگر درہمیں اوقات یکے بعد مدتے ملاقات شود باد

یہ تو تھا علامہ عبدالحمید چشتی صاحب کے بہتان کی حقیقت بر حال یہ سگان رضا جانے اور انکے علامہ صاحب خود بریلوی حضرات کے اس مسئلہ کے متعلق موقف کا بھی جائزہ لے لیتے ہیں۔

بانی دین رضا مولانا احمد رضا خان بریلوی اس مسئلہ کے متعلق لکھتے ہیں



(فتاوی رضویہ جلد22 صفحہ352 مسئلہ نمبر141

رسالہ ابر المقال فی استحسان قبلۃ الجلال)

باعث ہو ترک کیا جاتا ہے تو اس بوسہ کا تو پھر دوسرا درجہ ہے

هذا هو الطريق اسلم والحكم الوسط الاقوم الاقوم، والله سبحٰنه وتعالٰى اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم۔

... یہ سلامتی ... قوی ہے ... اس کا ... (ت)

مسئلہ ۱۴۱ اکثر مخلوقِ خدا کا یہ طریق ہے کہ وقتِ اذان اور وقتِ فاتحہ خوانی یعنی پنجآیت پڑھنے کے وقت انگوٹھے چومتے ہیں، اور علماء بھی درست بتلاتے ہیں اور حدیث شریف سے ثابت کرتے ہیں آیا یہ قول درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اذان میں وقتِ استماعِ نامِ پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں پر رکھنا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں، یہ جو کچھ اس میں روایت کیا جاتا ہے

ۓ نور النبراس حافظ برہان الدین حلبی

۳۵۳

کلام سے خالی پس جو اس کے لئے ایسا ثبوت مانے یا اسے مسنون ومؤکد جانے یا نفسِ ترک کو باعثِ زجر و ملامت کہے وہ بیشک غلطی پر ہے، ہاں بعض احادیثِ ضعیفہ مجروحہ میں تقبیل وارد،

اخرجه الديلمى فى مسند الفردوس و اورده الامام السخاوى فى المقاصد الحسنة والعلامة خيرالدين الرملى فى حواشى البحرالرائق وذكره العلامة الجراحى فاطال وبعد اللتيا والتى قال لم يصح فى المرفوع من هذا شئ كما اثره المحقق الشامى فى ردالمحتار۲ـ

اس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں، امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں، خیرالدین رملی نے بحرالرائق کے حاشیہ میں اور علامہ جراحی نے طویل بیان فرمایا اور بحث کے بعد فرمایا اس بارے میں مرفوع صحیح حدیث نہیں ہے جیسا کہ محقق شامی نے ردالمحتار میں نقل فرمایا ہے۔ (ت)

اور بعض کتب فقہ مثل جامع ال... شرح نقایہ و فتاوٰی صوفیہ و کنز العباد ... شامی ...

یہی رسالہ انڈیا سے عربی زبان میں شائع ہوا اس میں بھی سوال ثانی کے تحت اس مسئلہ کی تحقیق موجود ہے

أبر المقال

في استحسان قبلة الإ

تأليف

شيخ الإسلام الإمام

أحمد رضا خان البري

ترجمة وتقديم وتخري

محمد سعيد رضا الأزه

رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً)([1])، (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً)[2].

والعلماء يصرحون بجوازه ، ويثبتونه بالأحاديث .أ هذا القول صحيح أم لا ؟

الجواب :

لا يثبت تقبيل ظفر الإبهامين، ووضعهما على العيون عند سماع اسم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الأذان بحديث صحيح، مرفوع. فما يروى في إثباته من حديث ففيه كلام فمن يثبت له حجة كهذه ، أويعتقده مسنونا، ومؤكدا ، أو يجعل نفس الترك داعي الزجر، والملامة فحقا هو على الخطأ.نعم قد ورد التقبيل في بعض الأحاديث الضعيفة ،المجروحة ((أخرجه الديلمي في مسند الفردوس ،وأورده الإمام السخاوي في المقاصد الحسنة [3] والعلامة خير الدين الرملي في حواشي البحر الرائق، وذكره العلامة الجراحي فأطال وبعد البحث قال لم يصح في المرفوع من هذا شيء كما أثره المحقق الشامي في رد المحتار)) [4].

وكتب في بعض الكتب الفقهية من أمثال ، جامع الرموز وشرح النقاية، والفتاوى الصوفية ، وكنز العباد ،

([1]) سورة الأحزاب، الآية40.

([2]) سورة الأحزاب، الآية56.

([3]) المقاصد الحسنة، للإمام السخاوي، حرف الميم، ص440، ط : مركز أهل السنة بركات رضا، غجرات الهند، 1425هـ - 2004م.

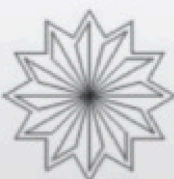
([4]) رد المحتار على الدر لمختار، العلامة ابن عابدين الشامي،كتاب الصلاة، باب الإذان، (ج2/ص48-49)، ط : دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1424هـ - 2002م.

28

معزز قارئین سوچ رہے ہونگے کہ آخر فتاوی رضویہ کے بعد اس عربی ایڈیشن کا ذکر کرنے کا مقصد کیا ہے تو لیجیے دل تھام کے بیٹھے اعلی حضرت نے حرمین شریفین میں بیٹھ کر جو عبارات اکابر میں تحریفات کی تھیں بھلا سگان رضا پیچھے کہاں رہنے والے ہیں اب یہ تحقیق بریلویوں کو ہضم نہیں

ہوئی عمومی طور پر یہاں کی عوام عربی نہیں جانتی اور فتاوی رضویہ کی طرف بریلوی عوام کی دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ مسئلہ بریلوی مذہب کا علامتی مسئلہ بن گیا تو فتاوی رضویہ جدید شائع کرنے والے ادارے نے 13 صفحات پر مشتمل رسالہ صرف ایک سوال کے جواب پر مشتمل شائع کیا دوسرا سوال کیونکہ کہ موقف کے خلاف تھا لہذا اسے ہضم کر گئے بلکہ باقی حصہ بھی رسالہ کا کون فتاوی رضویہ دیکھے اور فراڈ کی حقیقت پر مطلع ہو۔



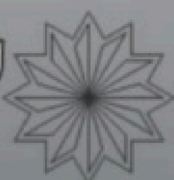


ابرالمقال فی استحسان قبلۃ الاجلال

۱۳۰۸ھ

بوسہء تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست ترین کلام

تصنیف لطیف:۔



اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

اہل بدعت کی نفس پرستی اس سے بڑھ کر کیا ہو گئی کہ بریلوی مذہب کی پہچان کہلوانے والی تنظیم دعوت اسلامی نے اس رسالہ کو جدید طرز پر شائع کیا مگر افسوس انہوں نے بھی صرف پہلے سوال کا جواب نقل کیا باقی ردی کی ٹوکری کی نظر کر دیا

سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: بائیسویں

رسالہ نمبر 4

ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال

۱۳۰۸ھ

بوسہ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست ترین کلام



پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

اعلی حضرت کے خلیفہ مجاز مفتی احمد یار خان گجراتی صاحب بھی میدان میں اترے اور دوسرے خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی تحقیق لاجواب سے متاثر ہو کر بڑی ہی مضبوط دلیل عیسائیوں کی کتاب انجیل برنباس سے لی جو مولانا نعیم الدین صاحب کے پاس شاید ہو مسلم کتب سے بات نہیں بنی۔

بلوغ لم تجدنا الی الجنة لذا فی مولانا جمال ابن عبداللہ ابن عمر مکی قدس سرہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں لبغیۃ العباد

تَقْبِيْلُ الْاِبْهَامَيْنِ وَوَضْعُهُمَا عَلَى الْعَيْنَيْنِ عِنْدَ ذِكْرِ اِسْمِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْاَذَانِ جَائِزٌ بَلْ مُسْتَحَبٌّ صَرَّحَ بِهٖ مَشَائِخُنَا۔

اذان میں حضور علیہ السلام کا نام شریف سن کر انگوٹھے چومنا اور انکو آنکھوں سے لگانا جائز بلکہ مستحب ہے اسکی ہمارے مشائخ نے تصریح فرمائی ہے

علامہ محمد طاہر علیہ الرحمۃ تکملہ مجمع بحار الانوار میں اسی حدیث کو لا یصح فرما کر فرماتے ہیں۔

وَرُوِيَ تَجْرِبَةً عَنْ كَثِيْرِيْنَ۔

اس کے تجربہ کی روایات بکثرت آئی ہیں۔

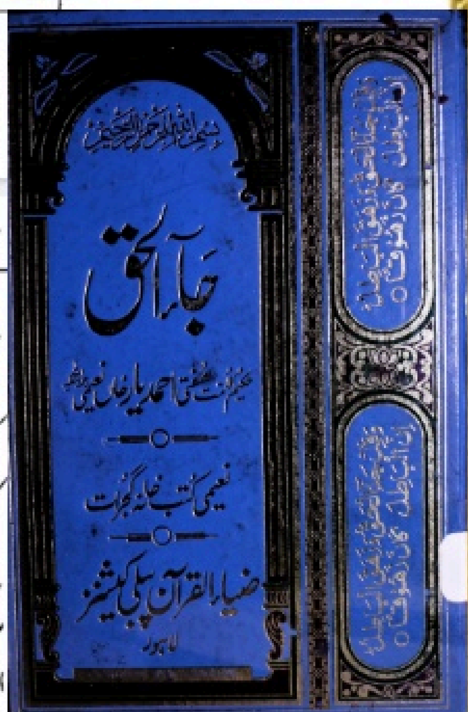
اس کے علاوہ اور بھی عبارات پیش کی جاسکتی ہیں مگر اختصاراً اسی پر قناعت کرتا ہوں حضرت صدر الافاضل مولائی مرشدی استاذی مولانا الحاج سید نعیم الدین صاحب قبلہ مراد آبادی دام ظلہم فرماتے ہیں کہ ولایت سے انجیل کا ایک بہت پرانا نسخہ برآمد ہوا جس کا نام ہے ”انجیل برنباس“ آجکل وہ عام طور پر شائع ہے اور ہر زبان میں اس کے ترجمے کیے گئے ہیں اس کے اکثر احکام اسلامی

احکام سے ملتے جلتے ہیں اس میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے روح القدس (نور مصطفوی) کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نور ان کے انگوٹھے کے ناخنوں میں چمکایا گیا۔ انہوں نے فرط محبت سے ان ناخنوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ روح القدس کا ترجمہ ہم نے نور مصطفوی کیوں کیا اس کی وجہ ہماری کتاب شان حبیب الرحمن میں دیکھو۔ جہاں بتایا گیا ہے کہ زمانہ عیسوی میں روح القدس ہی کے نام سے حضور علیہ السلام مشہور تھے۔ علمائے احناف کے علاوہ علمائے شافعی و علمائے مذہب مالکی نے بھی انگوٹھے چومنے کے استحباب پر اتفاق کیا ہے۔ چنانچہ مذہب شافعی کی مشہور کتاب ”اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین“ مصری صفحہ ۲۴۷ میں ہے۔

ثُمَّ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ اَبَدًا۔

پھر اپنے انگوٹھوں کو چومے آنکھوں سے لگائے تو کبھی بھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گی۔

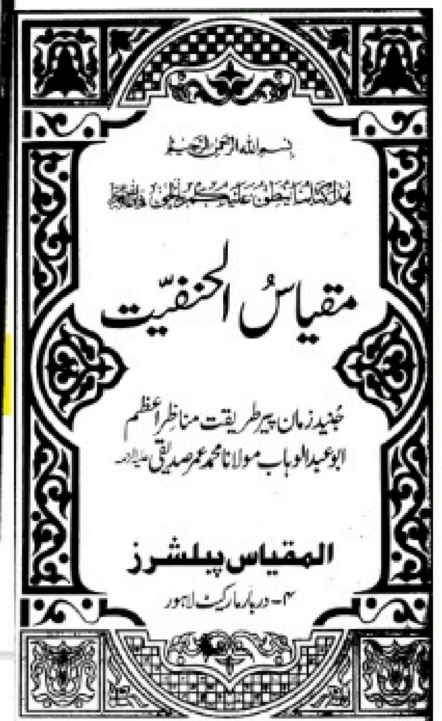
مذہب مالکی کی مشہور کتاب ”کفایۃ الطالب الربانی لرسالۃ ابن ابی زید القیروانی“ مصری جلد اول صفحہ



انجیل برنباس سے استدلال کرنے والے اکیلے گجراتی صاحب نہیں بلکہ جنید زماں مولانا عمر اچھروی صاحب بھی ہیں

بَصَرِيْ وَيَاقُرَّةَ عَيْنِيْ قَالَ وَمُدُّ فعلتُهُ لَمْ تَرْمُدْ عَيْنِيْ تو آپ نے فرمایا کہ جب سے میں نے یہ عمل کیا ہے۔ میری آنکھیں نہیں دکھیں اور یہ تمام بزرگوں کو تجربہ ہے۔ اور حضرت حسنؓ نے بھی روایت کیا ہے بعینہ جیسا کہ حضرت علیہ السلام سے مروی ہے۔ فقط۔

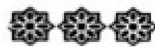
انجیل برنباس ص ٦٠} مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے۔ جو کہ اس وقت کے بہت سے عدال بعد دنیا میں آئیگا۔ اور وہ میرا ایسا رسول ہوگا کہ اس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ رسول کہ جب آئیگا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا۔ یہ وہ نبی ہے کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساتھ



مقیاس حنفیت 589

ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی۔ کہ میں کسی چیز کو پیدا کروں۔ پس آدمی علیہ السلام نے بمنت یہ کہا کہ اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما۔ تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ داہنے ہاتھ کے ناخن پا یہ عبارت لا الہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ۔ تب پہلے انسان نے ان کلمات و پدری محمد کے ستھ بوسہ دیا اور ان کلمات و پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملا۔

تمت بالخیر



یہاں پھر گڑ بڑ ہو گئی عیسائیوں سے دلیل تو لے لی مگر صحیح کیا ہے

گجراتی صاحب لکھتے ہیں

حضرت آدم علیہ السلام نے روح القدس (نور مصطفوی) دیکھنے کی تمنا کی

کی تو وہ نور انکے انگوٹھے کے ناخنوں میں چمکایا گیا انہوں نے فرط محبت سے ان ناخنوں کو چوما اور آنکھوں سے لگایا

جبکہ اچھروی صاحب کچھ اور ہی نقل فرما رہے ہیں

مرحبا ہے تجھ کو اے میرے بندے آدم اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا۔ اور یہ شخص جس کو تو نے دیکھا ہے تیرا ہی بیٹا ہے۔ جو کہ اس وقت کے بہت سے عدال بعد دنیا میں آئیگا۔ اور وہ میرا ایسا رسول ہو گا کہ اس کے لئے میں نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ رسول کہ جب آئیگا دنیا کو ایک روشنی بخشے گا۔ یہ وہ نبی ہے کہ اس کی روح ایک آسمانی روشنی میں ساٹھ

ہزار سال قبل اس کے رکھی گئی تھی۔ کہ میں کسی چیز کو پیدا کرو۔ پس آدمی علیہ السلام نے بمنت یہ کہا کہ اے پروردگار یہ تحریر مجھے میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر عطا فرما۔ تب اللہ نے پہلے انسان کو یہ تحریر اس کے دونوں انگوٹھوں پر عطا کی۔ داہنے ہاتھ کے ناخن پا یہ عبارت لا الہ الا اللہ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ محمد رسول اللہ۔ تب پہلے انسان نے ان کلمات و پدری محمد کے ستھ بوسہ دیا اور ان کلمات و پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملا۔

اب پتہ نہیں انگھوٹوں میں چمکا کیا تحریر یا نور القدس
عیسائیوں سے ادھار لیا وہ بھی آپسی جنگ کی نظر ہو گیا کہ صحیح کیا ہے؟

ایک اور مشہور بریلوی عالم مفتی فیض احمد اویسی صاحب کی لاجواب دلیل بھی ملاحظہ فرمائیں

www.FaizAhmedOwaisi.com 12

سے۔ اُنہوں نے فرمایا جس نے نبی پاک ﷺ کا اسم پاک اذان میں سن کر انگوٹھا اور اُنگلی کو ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے تو اس کی کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی اور حضرت محمد بن صالح نے فرمایا کہ میں نے ایسے ہی محمد بن زرندی سے بھی سنا اور پھر اپنے متعلق فرمایا: وأنا ولله الحمد والشكر منذ سمعته منهما استعملته فلم ترمد عيني وأرجو أن عافيتهما تدوم وأني أسلم من العمى إن شاء الله

(المقاصد الحسنة ،الباب حرف الميم ، الجزء١، الصفحة٢٠٣)

یعنی اللہ ہی کے لئے حمد و شکر ہے جب سے میں نے یہ عمل دونوں صاحبوں سے سنا اپنے عمل میں رکھا۔ آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور اُمید کرتا ہوں کہ اچھی رہیں گی اور میں کبھی اندھا نہ ہوں گا۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

فائدہ : یہ تھے سلف صالحین کے عقائد اور اپنے نبی کریم ﷺ سے محبت وعقیدت۔

حکایت۷: الشیخ العالم المفسر نور الدین الخراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قدس سرہ الربانی کو کسی نے اذان کے وقت انگوٹھوں کو آنکھوں پر ملتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں پہلے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتا تھا لیکن بعد میں چھوڑ دیا میری آنکھیں خراب ہوگئیں۔

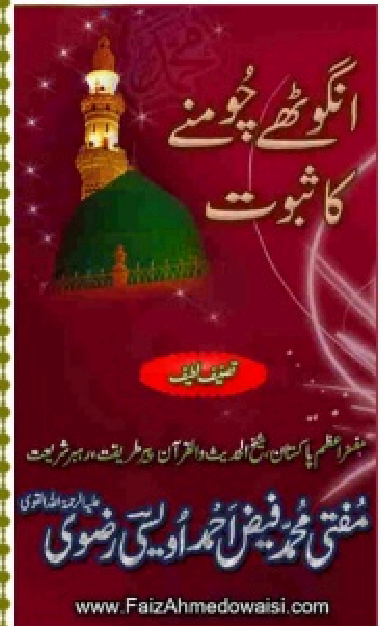
فرأيته صلى الله تعالى عليه وسلم مناما فقال لم تركت مسح عينيك عند الاذان ان اردت ان تبرأ عيناك فعد الى المسح فاستيقظت ومسحت فبرئت ولم يعاودنى مرضهما الى الأن

(نهج السلامة فى حكم تقبيل الابهامين،صفحه١٧٧)

(حاشيه على كفاية الطالب الربانى الخ،جلد١،صفحه ١٧٠،مطبوعه مصر)

یعنی تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا فرمایا تو نے اذان کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیئے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری آنکھیں درست ہوجائیں تو وہ عمل پھر شروع کردے۔ پس میں بیدار ہوا اور یہ عمل شروع کردیا تو میری آنکھیں درست ہوگئیں اور اس کے بعد اب تک وہ مرض نہیں لوٹا۔

فائدہ : بقول دیوبندی و وہابی انگوٹھے چومنا بدعت ہے تو بدعتی کو کیوں زیارت ہوئی اور پھر اس کی بیماری جاتی رہی اور آنکھوں کی بیماری کی شفاء کا سبب بھی امام وقت انگوٹھے چومنے کو سمجھا رہے ہیں۔ ان حکایات کے علاوہ اور بھی بہت حکایات موجود ہیں صرف مشتے نمونہ خسروار چند ذکر کردی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ جو بھی اس پاک عمل کا پابند ہوجائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اُخروی نجات کے علاوہ دنیا میں آنکھوں کی جملہ امراض سے محفوظ و مامون ہوگا۔ تجربہ شرط ہے لیکن نبی پاک ﷺ سے عقیدت وخلوص ومحبت ضروری ہے ورنہ عمل بےکار اور اُلٹا قیامت میں ذلیل وخوار ہوگا۔ (وماعلینا الا البلاغ)



اس پر تو صرف اتنی سی عرض ہے کہ بندہ بہت سارے ایسے بریلوی حضرات کو ذاتی طور پر جانتا ہے کہ جو نظر کی کمزوری خصوصا اور دیگر امراض چشم میں مبتلا ہیں جبکہ اس مسئلہ بڑے شدت پسند ہیں۔

کیا یہ بریلوی اللہ رب العزت کے سچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت نہیں کرتے؟

اب آتے ہیں واپس علامہ عبدالحمید چشتی صاحب کی طرف کہ دوران خطابت وہ حضرت تھانوی رحمۃاللہ علیہ کیلئے علامہ کا لقب استعمال کرتے ہیں ان کیلئے عرض ہے کہ آپ اعلی حضرت کے فتوے اور انکے بیٹے کے فتوے کی روشنی میں کافر ہو چکے ہیں تجدید ایمان کیجئے

فتاوی رضویہ جلد16 صفحہ162

الطاری الداری لھفوات عبدالباری

34،22

عرفان شریعت60

مذکورہ وقف ہیں اور ان میں کسی کو تصرفات مالکانہ یا استعمالات کا حق نہیں واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون

(اور ڈرو اللہ تعالٰی سے جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۶۲ از ضلع بجنور موضع چاندپور مسئولہ محمد قطب الدین ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ

مخدوم مکرم و معظم دام ظلکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آبادی قصبہ چاندپور میں موازی ۶ بسوانسے یعنی للعہ گز کل اراضی نمبری خسرہ ۲۴۸۲ واقع محلہ کوٹلہ موقوفہ تھی اس پر ایک دکان بنی ہوئی تھی اس کی آمدنی صرف مسجد میں آتی تھی چنانچہ بندوبست دہم یعنی ۱۸۶۷ء یا ۱۲۷۳ف میں دکان مذکورہ بخانہ مالک زمین و مالک مکان (موقوف تحریر ہے اس کے کیفیت میں (دکان تصرف مسجد) تحریر ہے اُس کے منتظم مولوی مجتبٰی حسن صاحب دیوبندی ساکن چاندپور تھے دکان منہدم ہوگئی اس پر ایک سہ دری بنائی گئی جو قیام مسافران اور درس گاہ کے کام آتی رہی اور مہتمم بدستور مولوی صاحب موصوف رہے اب اس سال سے مولوی صاحب مذکور نے اس کے اوپر ایک بالاخانہ تعمیر کرلیا اس کو زنانہ مکان کرلیا نیچے کا سابقہ حصہ یعنی سہ دری اپنی نشست گاہ خاص بنالی، اللہ اللہ خیر صلا۔

۱؎ القرآن الکریم ۵/ ۹۶

مولوی صاحب کہتے ہیں ہم مکان کے مالک ہیں ہمارا تعمیر کردہ ہے تمادی بارہ سال عارضی ہے وغیرہ وغیرہ، اور سب چیزیں خدا کی ملکیت میں اور ہم اُس کے بندے ہیں، رضامندی سے وُہ چھوڑنے پر رضامند نہیں ہوتے، مجبوراً عدالتہ کارروائی کرنا ہوگی چونکہ مولوی صاحب موصوف اور اُن کے بھائی مولوی مرتضٰی حسن صاحب سب مولوی ہیں (مولوی عالم فاضل ہیں) سب لوگ ان کا ادب کرتے ہیں یچتے ہیں کوئی دعوٰی کرنے یا مدعی بننے پر رضامند نہیں ہوتا، یہاں ہم صرف دو آدمی حق کی حمایت کرسکتے ہیں، البتہ واقعات کے بابت شہادت دے سکتے ہیں، اگر ان کو مدعی بنالیا جائے ...ائے اس کے نالش ہونے پر دوگوں سے توقع ہوسکتی ہے بالفعل یہ خیال ہے کہ مولوی پر ہاتھ ...حق کہ مولوی عبدالواسع صاحب و میر سجاد حسین صاحب وکلا بجنور وکیل بننے سے گریز کرتے ہیں ...پ پر نظر دوڑتی ہے اور گزارش کیا جاتا ہے کہ ہم کو کیا کارروائی کرنا چاہئے اور اس صورت میں ...م ہے اور اگر آپ کا نام نامی بھی زمرۂ مدعیان میں شامل کردیا جائے تو نامناسب تو نہیں ہے ...جائے، جیسی رائے عالی ہو کیا جائے، جواب بوالپسی ڈاک مرحمت ہو، فقط۔

الجواب

...میں حکم شرعی جانتا ہوں اور وہی بتاسکتا ہوں، قانون سے نہ مجھے واقفیت نہ اس کا مشورہ ...ت میں تصرف مالکانہ حرام ہے اور متولی جب ایسا کرے تو فرض ہے کہ اُسے نکال دیں اگرچہ خود ...ویگر۔ درمختار میں ہے:

...الواقف' درر، فغیرہ ...بزازیہ۱؎ | لازماً معزول کیا جائے اگرچہ واقف ہی ہو، درر۔ تو بطریق اولٰی غیر کو اگر وہ معتمد علیہ نہیں، بزازیہ۔(ت)

اور وقف کا مدعی ہر مسلمان ہوسکتا ہے اور جو مدعی ہو وہی شاہد ہوسکتا ہے لانہ لایحتاج الی الدعوی (کیونکہ دعوٰی کی ضرورت نہیں۔ت) وہاں کے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وقف کو ظلم سے نجات دلائیں۔ دیوبندی عالم دین نہیں اُن کے اقوال پر مطلع ہو کر انہیں عالم دین سمجھنا خود کفر ہے، علمائے حرمین شریفین نے انہی لوگوں کے لئے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ،

من شك فی عذابه وکفرہ فقد کفر۲؎ | جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے تو وہ کافر ہوا۔(ت)

۱؎ درمختار کتاب الوقف مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۸۳

۲؎ حسام الحرمین مکتبہ نبویہ لاہور ص ۱۳

کفر ہے (۳) اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے (۴) مبطل ختم
نبوت کو مولٰنا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر ہے (۵) جس نے علم اقدس
سید عالم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تنقیص کی ابلیس کو صفت خاصۂ الوہیت
میں خدا کا شریک مانا مجلس میلاد مبارک کو جنم کنہیا خرافات کہا اُسے لکھنا نہایت
ادب سے معافی کا خواستگار ہوں اگر قلبا ہو کفر اور نیچر کی تہذیب پر ہے تو
اضلال عوام وسخت شنیع و حرام (۶) رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ
وسلم کا سا علم غیب ہر بچے پاگل جانور چوپائے کو ماننے والے دن بھر اپنی
نبوت چھپنے کو تسکین بتانے والے کو خیر اللاحقین بالمھرۃ السابقین کہنا اعتقاداً
کفر ہے ورنہ اضلال و حرام (۷) دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کو جس نے
اللہ تعالٰے کا ظالم جاہل چور شرابی ہونا ممکن جائز کہا مولٰنا صاحب لکھنا
اسلامی جلسے کا صدر مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال و ضلال
ہے (۸) وہابی منکر رحمۃ للعالمین کو مکرمی جناب مولٰنا صاحب السلام علیکم
لکھنا کلمۂ کفر و اضلال ہے (۹) مجتہد تبرائیان کے جلسۂ تعظیم و تعزیت میں
دل سے شرکت کا اظہار اور عدم حاضری کی معذرت کم از کم اضلال و حرام
ہے (۱۰) اس کی فاتحہ خوانی کر تو زیعہ حرام و کفر ہے اس کے جلسے سے ولی
ق بتانا کم از کم استحسان حرام کا اظہار ہے اگر واقعی ہے کفر ورنہ
اضلال و حرام ہے (۱۱) تبرائیان زمانہ مرتد ہیں مرتد کو مسلمان خصوصاً
طر جانتا کفر ہے (۱۲) تا (۱۴) تبرائی کو بلا تقیہ معتقد



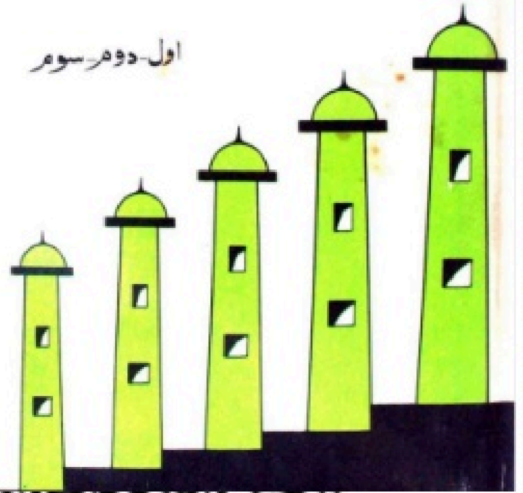
پھر خدا کو چوری کرنا جائز بتایا یہ چوتھا کفر ہے چوری نہ ہوگی مگر مال غیر
کی تو یوں بھی خدا کے سوا دوسرے کو مالک مانا یہ پانچواں کفر ہے۔ پھر
انسان ہزاروں کی چوری پر قادر تو اُس کے معبود کے مقابل ہزاروں
مالک مستقل ہو گئے تو ہزاروں خدا ہوئے یہ چھٹا بلکہ ہزاروں کفر ہے
پھر انسان کا شراب پینا نہیں مگر اُسے مُنھ کی راہ سے اپنے جوف میں
داخل کرنا تو اُس کے معبود کے مُنھ ہوا یعنی وہ سوراخ جس میں کھانے
پینے کی چیزیں باہر سے ڈالی جائیں یہ ساتواں کفر ہے اُس کے پیٹ ہوا
کہ کھانا پانی مُنھ کی راہ سے اُس میں ڈالا جائے یہ آٹھواں کفر ہے۔
اُس کا معبود صمد نہیں مُجَوَّف ہوا یہ نواں کفر ہے پھر لاکھوں فواحش عیوب
نجاستیں خباثتیں ذلتیں فضیحتیں عبد کے لیے ممکن ہیں وہ سب اس
کے معبود کے لیے ممکن ہوئیں یہ دسواں بلکہ لاکھوں کفر ہے۔ شک
نہیں کہ یہ شخص کافر اور اسے مولٰنا صاحب کہنا اور اپنے زعم کے اسلامی
جلسوں کا صدر بنانا اور مسلمانان ہند کا شیخ ٹھہرانا سب کفر ظاہر
(۸) جو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین
ہونے کا منکر ہے اور نہرو سے ، تلک کے مرتدوں کو مسلمان کہتا
بلکہ اُن سے ہم عقیدہ ہونے کا مقر ہے اور اُن کے سوا صدہا کفریات
کا قائل جن کا بیان چابک لیث سے ظاہر ہے وہ بھی بیشک کافر
اور اُسے مکرمی جناب مولٰنا صاحب السلام علیکم لکھنا کفر ظاہر (۹)
تبرائی روافض حسب تصریح کتب معتمدہ اور خود میرے اقرار سے کہ میں نے
۱۳۳۱ھ میں بریلی جا کر کیا مرتدین ہیں اُن میں کسی کے جلسۂ تعظیم
و تعزیت میں دل سے شرکت اور خود اُسی دن اپنے یہاں موت

عرفانِ شریعت

اعلیٰ حضرت مولانا

احمد رضا خاں بریلوی

اول۔ دوم۔ سوم



انبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا کا دل دکھا چکا ہے۔
ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ۔
لہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذاب مھینا۔

یات کے ساتھ قرائن کو ضم کیا قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی
یا علم ماکان ومایکون یا غیوب خمسہ میں کلام یا علمائے اہلسنت
کو سب دو شنام تفاعیل رکھتے ہیں جن کی اصلا حاجت نہیں جب علماء حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا
وتکریما نانوتوی وگنگوہی وتھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں۔ کہ یہ سب کفار ومرتدین
ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر
نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہل سنت جانتا بلا شبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی وبدمذہب
نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاویٰ الحرمین سے منقول ہوئیں
مورد ہے بلا شبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اس سے بغض اس کی اہانت۔
اس کا رد فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام۔
اس کے ساتھ کھانا پینا حرام اس کے ساتھ شادی بیاہ حرام اور قربت زنائے خالص اور

٦٠

بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمان
کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اس کا جنازہ اپنے کندھوں پر
اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام۔ اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی
قبر پر کھڑا ہونا حرام اس کے لیے دعائے مغفرت یا ایصال ثواب حرام بلکہ کفر۔ والعیاذ باللہ
رب العلمین۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

(س) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ